



اتفاق میں برکت ہے

اس عنوان پر سکول سے لے کر کالج تک اور اس کے بعد مختلف دینی کتب مجلات و تحریرات میں ہزاروں کہانیاں سنی ہے اور سنتے رہیں گے اور قیامت تک اس کی مثالیں بنتی رہیں گے ... مذہبی تنظیم ہو یا سیاسی پارٹی ہو جرگہ ہو یا اصلاحی کمیٹیاں، جب تک اتفاق و اتحاد کا دامن نہیں چھوڑتے ترقی کی راہ پر گامزن رہتی ہیں، ان کا زوال اس وقت شروع ہوتا ہے جب ان میں اختلاف پیدا ہوتا ہے .. جب بھی اختلاف کا سماں پیدا ہوتا ہے، تو شیطان کی خوشی کی انتہا نہیں رہتی وہ اختلاف کا سبب بننے والے فرد کے ذہن میں انوکھے وسوسے ڈالنے شروع کر دیتا ہے اور اس سے ایسی حرکتیں کرواتا ہے جس کی مثال ہالی ووڈ کے تجسس بھرے فلموں میں نہیں ملتی، بلکہ ایک سے ایک نئی منصوبہ بندی پھر اس انسان کے ذہن میں آتی ہے اور تحریک تنظیم یا پارٹی حتیٰ کے ایک ہی گھر ایک ہی باپ ... کے اولاد کو بھی تقسیم در تقسیم کر دیتا ہے اور ان کی قوت کو زائل کر دیتا ہے

جہاد پاکستان سے وابستہ کئی مجموعات پاکستان کے کفری جمہوری نظام کے خلاف برسریکار تھے، مگر یہ سود مولانا فضل اللہ شہید رحمہ اللہ کا ایک قول یاد آیا کہ شہد کی مکھیاں اگر الگ الگ ہو کر شہد بنائیں تو وہ شہد تو بنا لیں گیں، مگر اس سے کسی کو ذرہ برابر بھی فائدہ نہیں ہوگا، لیکن اگر یہی مکھیاں ایک امیر کے تحت ایک ہی مرکز میں شہد دیں تو بہت ساروں کو اس سے بہت فائدہ ہوگا ... مزید کہا کہ اگر تم اس طرح علیحدہ علیحدہ جہاد کرو گے اور ایک امیر کے تحت ایک جھنڈے کے نیچے جمع نہیں ہو گے تو جہاد تو تمہارا رواں دواں ہوگا، تمہیں اس کا اجر بھی ملے گا، لیکن اس کا ثمرہ ... آپ کو نہیں ملے گا

حالیہ اتفاق و اتحاد کا اگر بغور جائزہ لیا جائے تو ”اتفاق میں برکت ہے“ کے عنوان پر بنی کہانیوں میں ... ایک اور کہانی کا اضافہ ہے

جماعت الاحرار سمیت تقریباً چھ جماعتوں نے تحریک طالبان میں شمولیت اختیار کی اور یوں ظاہری اور باطنی تبدیلیاں محسوس ہونے لگی۔ ۱۷ اگست کو جماعت الاحرار اور حزب الاحرار کے تحریک میں ضم ہونے کا اعلان ہوا اور پھر ۱۸ اگست کو جنوبی وزیرستان میں لدھا قلعہ پر چار عدد میزائل داغے گئے جو قلعہ کے مین گیٹ پر لگے ... ترصد کرنے والے مجاہد ساتھیوں کی اطلاع کے مطابق قلعہ سے دھواں اٹھتا ہوا نظر آ رہا تھا اور جانی و مالی نقصان کا قوی امکان بھی ظاہر کیا۔ اسی دن اسی علاقے لدھا میں ریموٹ مائن کے ذریعے جیمر لے کر گھومنے والے ایک فوجی کو ہلاک کر دیا گیا، ۲۱ اگست کو مقبوضہ باجوڑ ایجنسی میں انعام خورچینہ گئی کے علاقے میں جاسوسوں کے ایک بڑے سرغنہ ماصل ولد رؤوف کو اس کے گھر کے سامنے فائرنگ کر کے ہلاک کیا گیا۔ یہ شخص مجاہدین کو شہید کرنے، سرینڈر کرنے، مجاہدین کے خلاف جاسوسی نیٹورک کی سربراہی کرنے، علاقے میں بدامنی اور فحاشی پھیلانے جیسے جرائم میں 2004 سے مجاہدین کو مطلوب تھا۔ ۲۵ اگست کو باجوڑ ایجنسی کے علاقے گبری سر میں ایک فوجی کو اسنائپر سے نشانہ بنایا گیا، جو الحمدللہ ہلاک ہو گیا۔ ۲۹ اگست کو باجوڑ ایجنسی کے علاقے چارمنگ ہلال خیل کے غونڈئی کیمپ پر میزائل حملے کیے گئے .. ۳۰ اگست کو جنوبی وزیرستان تحصیل لدھا کے علاقہ گڑیووم میں مجاہدین نے پیدل جاتے ہوئے فوجیوں پر کمین (ایم بش) مار کر قریب سے حملہ کیا۔ جس میں دو آفیسرز سمیت گیارہ فوجی ہلاک ہوئے۔ ۳۱ اگست کو جنوبی وزیرستان تحصیل مکین ثناء پنگا، سرہ تیڑہ کے علاقے میں امریکی غلام پاکستانی فوج پر کمین (ایم بش) حملہ کیا گیا جس کے نتیجے میں پانچ فوجی مارے گئے۔

یکم ستمبر کو خیبرپختونخوا کے ضلع لوئر دیر کی تحصیل میدان کے علاقے حیا سیرئی میں گشت پر رواں پولیس موبائل کو نصب کردہ مائن کے ذریعے دھماکے کا نشانہ بنایا گیا۔ دھماکے کے نتیجے میں حوالدار طارق منیر سمیت متعدد پولیس اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے اور گاڑی مکمل طور پر تباہ ہو گئی۔ اسی دن کراچی کے علاقے اورنگی ٹاؤن میں بھی مومن آباد تھانے پر دستی بموں سے حملہ کیا گیا جس کے نتیجے میں متعدد پولیس اہلکار زخمی ہوئے جبکہ تھانے کو جزوی نقصان پہنچا، ۲ ستمبر کو جنوبی وزیرستان کے علاقے لدھا میں پاکستانی فوج کے ایک اہلکار کو رستے میں نشانہ بنایا گیا۔

کل ۳ ستمبر کو جنوبی وزیرستان کے علاقے شکتوئی، آناخیل ستر راغزمیں شریعت دشمن پاکستانی فوج پر مائن عملیات کیے گئے، جس میں لیفٹننٹ ناصر، نائیک عمران، سپاہی عثمان ہلاک ہوئے جبکہ نائیک غفار شدید زخمی ہوا اور کل ہی باجوڑ ایجنسی میں خفیہ اداروں کے آلہ کار شبیر کو اس وقت ... مائن کا نشانہ بنایا گیا جب وہ گاڑی میں سوار تھا۔ جو صحیح طرح ٹارگٹ نہ ہوسکا

یہ تو شروعات ہیں، دس بارہ دن کی کارروائیاں ہیں، آگے اس سے بھی بڑی بڑی تبدیلیاں متوقع ہیں ... امت مسلمہ کی تاریک ماضی ایک روشن مستقبل میں تبدیل ہونے کیلئے انتظار کی گھڑیاں ختم ہونے کو ہیں،

.... تلک الایام نداولہا بین الناس

پاکستان اقتصادی معاشی اور دفاعی طور پر اتنا کمزور ہو چکا ہے کہ بھارت کے جارحیت کا جواب وہ مندر بنانے اور کرتارپور منصوبے یا پھر گانا گا کر ہی دے سکتا ہے، احتجاج کرنے کی صلاحیت بھی ختم ہو چکی ہے، کشمیر کے نام پر بیسہ بٹورنے والوں نے کشمیریوں کو بھی بھارتی فوجیوں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا

.... اللہ تمام دنیا کے مجاہدین کو ایک امیر اور ایک جہنڈے تلے جہاد کرنے کی توفیق عطا فرمائے

آمین یا رب العلمین

کالم حرف حقیقت

از مکرم خراسانی